سوال

(86) دعا میں صیغہ بدلنا کیسا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا قرآنی یا مسنون دعا میں صیغہ بدلا جاسکتا ہے؟

مثلاً: (یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِیْثُ) کو (نَسْتَغِیْثُ) پڑھنا؟

(ایک سائلہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بہتر یہی ہے کہ قرآن وحدیث میں وارد دعاؤں کو اسی صیغے میں پڑھا جائے جس میں وہ وارد ہیں، لیکن دو دلیلوں کی رو سے کبھی کبھار صیغہ بدلنا یعنی واحد کی جگہ جمع کا لفظ استعمال کرلینا بھی جائز ہے۔

1۔ اگر امام ہے تو دعائے قنوت میں صرف اپنے لیے ہی دعا نہ مانگے بلکہ اپنے مقتدیوں کو بھی اپنی دعا میں شریک کرے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا یَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَیَخُصُّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُونَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ"

"کوئی آدمی بھی لوگوں کو نماز پڑھاتے وقت ان کے علاوہ صرف اپنے لیے دعا (دعائے قنوت) نہ مانگے اور اگر اس نے ایسا کیا تو خیانت کی۔"

(سنن ابی داود90وسندہ حسن سنن ترمذی357سنن ابن ماجہ619-923)

2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں دعا کے بارے میں فرمایا:

"ثم لیتخیر من الدعاء أعجبه إلیه فلیدع به"

"پھر جو دعا بھی پسند ہو تو وہ مانگے۔"

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب مایتخیر من الدعاء بعد التشہد ولیس بواجب ح835)

جب تشہد میں عربی زبان میں کوئی بھی دعا مانگی جاسکتی ہے تو قنوت میں بدرجہ اولیٰ دوسری دعا جائز ہے۔ تشہد میں "السلام علیک أیھا النبی" کے صیغے کو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے "السلام علی النبی" سے بدل دیا تھا۔ (دیکھئے صحیح بخاری کتاب الاستذان باب الاخذ بالیدین ح6265)

ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت مسنون دعا کا صیغہ بدلنا جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ متفرق مسائل- صفحہ287

محدث فتویٰ